باب۔۲۱

دعا

قرآن: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔
اور تمھارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے، (غافر:۶۰)۔
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ۔
اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! تو میری دعا قبول فرمالے، (ابراھیم:۴۰)۔

حدیث: رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے، اور میں نے اپنی دعا آخرت میں امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کرلی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۵۸۹۶)۔
حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا جنگل میں کھویا ہوا اونٹ اسے دوبارہ مل جائے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (صحیح بخاری:۵۹۰۰)۔
نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ ہمارا رب تعالیٰ ہر رات کو آسمان سے زمین پر اترتا ہے۔ اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو دوں؟ اور کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے تو میں اس کو بخش دوں؟ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۵۹۱۲)۔
ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پورے یقین کے ساتھ مانگے۔ یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مجھے دے۔ اس لیے کہ اللہ پر جبر کرنے والا کوئی نہیں۔ راویان: انسؓ اور ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۵۹۲۹، ۵۹۳۰)۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے، دعا قبول ہوتی ہے بہ شرط یہ کہ وہ جلدی میں نہ ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۵۹۳۱)۔
اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی دعا کرتا۔ راوی: قیسؓ۔ (صحیح بخاری:۵۹۳۹، ۵۹۴۰)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض / واجب:

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ،وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی اور تمھارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا۔ اس حکم کے بعد دعا کی عبادت کو واجب کے درجے میں تو ضرور ہونا چاہیے ،(۲) پھر ترمذی شریف کی حدیث ہے ،الدّعآء مُخّ العِبادَة، یعنی دعا عبادت کی روح ہے ، اس کا مغز ہے۔ اس ارشاد سے اس کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

سنت:

(۱) کامل یقین کے ساتھ دعا مانگنا ،(۲) قرآنی دعاؤں کا مانگنا ،(۳) مسنون دعاؤں کا مانگنا۔

مستحب:

(۱) دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا ، جیسے نماز پڑھنا ، روزہ رکھنا ، صدقہ دینا ،(۲) دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا ،(۳) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ،(۴) اللہ کے مختلف نام لے کر مانگنا ،(۵) پورے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگنا ،(۶) دعا کے آخیر میں آمین کہنا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔

متفرق:

(۱) اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ اور صالحین کی دعاؤں کا ذکر قرآن کریم میں متعدد بار فرمایا ہے چناں چہ ان ہی الفاظ کے ساتھ دعا کا مانگنا خود قبولیت کی دلیل ہے ،(۲) وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ، اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو (محمد: ۳۸)، انسان کی محتاجی کا تقاضہ ہی یہی ہے کہ بندہ اپنے مولیٰ سے اپنی حاجت و ضرورت کو مانگے ،(۳) اللہ تعالیٰ کا دینا حق ہے ، جو مانگے گا اس کو اللہ ضرور دے گا ، (۴) البتہ دعا میں اپنی حد سے تجاوز نہیں کریں ، جیسے اگر ہر ایک یہ خواہش کرے کہ مجھے بادشاہت مل جائے تو یہ لغو اور فضول بات ہے ،(۵) احادیث میں ہے کہ دعا کی قبولیت کی گھڑیاں ہوتی ہیں ، جیسے ، عرفات اور مزدلفہ میں قیام کے وقت دعا مانگنا ، جمعہ کے دن ، شب قدر اور رمضان کے شب و روز میں دعا کرنا ، آدھی رات سے صبح صادق تک دعا مانگنا ، فرض نماز کے بعد ، اور سجدے کی حالت میں دعا کرنا وغیرہ ،(۶) اسی طرح دعا کی قبولیت کے لیے اہم مقامات بھی ہیں ، جیسے بیت اللہ شریف کے اندر ، ملتزم سے چمٹ کر ، مقام ابراھیم کے پیچھے ، اور حطیم میں ، وغیرہ ، (۷) یاد رہے کہ دعا کی قبولیت کا انحصار حلال روزی کا خاص خیال رکھنے پر بھی ہے۔